22 اکتوبر 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 10 جمادی الاولی 1448ھ)

کو ہند بھر میں دعوتِ اسلامی انڈیا کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

تکبر اور اُس کی علامات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... تکبر کی تباہ کاریاں صفحہ: 3

✿... پاش پاش کر دوں گا صفحہ: 10

✿... عاجزی وانکساری کی تعریف صفحہ: 13

✿... تکبر سے نجات پانے کے چند طریقے صفحہ: 15

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ

بیشک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور

اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے (کہ) فُلاں بن فُلاں نے آپ پر یہ دُرودِ پاک پڑھا ہے۔ (مجمع الزوائد کتاب الادعیة، باب فی الصلاة علی النبی ... الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میں موت کا فرشتہ ہوں!

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے کہیں جانے کے لئے سواری تیار کی، اس نے پہننے کے لئے کپڑے منگوائے لیکن وہ اسے پسند نہ آئے، دوسرے کپڑے منگوائے وہ بھی پسند نہ آئے، کئی بار ایسا کرنے کے بعد اس نے اپنے پسندیدہ کپڑے پہنے، اسی طرح اس نے سواری منگوائی وہ بھی پسند نہ آئی یہاں تک کہ اس کے پاس مختلف

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

سُواریاں لائی گئیں، تو وہ سب سے اچھی سواری پر سوار ہوا، اتنے میں ابلیس آیا، اس نے اس کی ناک میں پھونک ماری، تو وہ تکبر سے بھر گیا پھر لشکر کو ساتھ لے کر چل پڑا اور تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے پھٹے پرانے تھے، اس نے سلام کیا تو بادشاہ نے جواب نہ دیا۔ اس نے بادشاہ کی سُواری کی لگام پکڑلی۔ بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑ دو، تم نے بڑی گستاخی کی ہے۔ وہ کہنے لگا: مجھے تجھ سے ایک کام ہے۔ اس نے کہا: میرے اُترنے تک صبر کر۔ اس شخص نے کہا: نہیں ابھی۔ پھر اس نے لگام کو اچھی طرح دبایا۔ بادشاہ نے کہا: بول! کیا کام ہے؟ اس نے کہا: راز کی بات ہے۔ بادشاہ نے اپنا سر جھکا کر اس کے قریب کیا تو اس نے سر گوشی کرتے ہوئے کہا: "**میں موت کا فرشتہ ہوں۔**" (یہ سن کر) بادشاہ کا رنگ بدل گیا، زبان لڑکھڑانے لگی اور اسے کہنے لگا: مجھے اتنی مہلت دو کہ میں گھر جا کر اپنے کام مکمل کرلوں اور گھر والوں کو الوداع کہہ لوں۔ ملک الموت (حضرت عزرائیل) عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: نہیں، اللہ پاک کی قسم! اب تجھے اپنے مال و اسباب اور گھر والوں کو دیکھنا کبھی نصیب نہ ہو گا، پھر اس کی رُوح قبض کرلی اور وہ لکڑی کی طرح گر پڑا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تکبر کی تباہ کاریاں

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! ☜ غرور و تکبر شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا انسان خود کو بہت بڑا جبکہ لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنے لگتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان اپنے سے کم مرتبے والوں کے سلام کا جواب دینا بھی

1 . . . لباب الاحیاء، ص ۳۴۴

اپنی توہین سمجھتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا انسان کو موت اور مرنے بلکہ موت کے نام سے بھی بہت زیادہ ڈر لگنے لگتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان صرف دنیا کی بہتری میں ہی لگا رہتا ہے اور قبر و آخرت کی تیاری و امتحان سے غافل رہتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان کو مرتے وقت سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان کو مرتے وقت ذرہ برابر بھی مہلت نہیں ملتی اور ☜ تکبر میں مبتلا انسان کو مرتے وقت توبہ کی توفیق بھی نہیں ملتی۔ تو جب تکبر کی اس قدر تباہ کاریاں ہیں اور اس کا انجام بڑا بھیانک ہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس منحوس آفت سے بچتے اور دوسروں کو بچاتے رہیں، معاذَ الله اگر کوئی اس بیماری میں مبتلا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس بُری بیماری سے اپنے آپ کو فوراً علیحدہ کر لے، جتنا عرصہ تکبر میں مبتلا رہا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں اس سے سچے دل سے توبہ بھی کرے اور آئندہ تکبر سے بچنے کے لئے تکبر کا علم بھی سیکھتا رہے کیونکہ تکبر کا علم سیکھنا اہم فرائض میں شامل ہے، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡه فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ نمبر 624 پر لکھتے ہیں: مُحَرَّمَاتِ باطِنِیّه (یعنی باطنی ممنوعات مثلاً) تکبر و ریا و عجب و حسد وغیرہا اور ان کے معالجات (یعنی علاج) کہ ان کا علم (یعنی جاننا) بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔[1]

مگر افسوس! دنیاوی علوم کے مقابلے میں ہماری دینی معلومات بہت کم ہوتی ہے پھر اُن میں سے درست کتنی ہوتی ہیں؟ حالانکہ دُنیوی معلومات کی کثرت پر ہمیں آخرت میں کوئی جزا ملے گی نہ کم ہونے پر کوئی سزا! البتّہ بنیادی ضروری دینی معلومات نہ ہونا نقصانِ آخرت کا باعث ہے کیونکہ دُنیائے فانی میں کی گئی نیکیاں جہانِ آخرت کی آبادکاری جبکہ گناہ بربادی کا

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۴

سبب جبکہ نیکیوں اور گناہوں کی پہچان کے لئے علمِ دین کا ہونا بہت ضروری ہے۔اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم علمِ دین بھی ضرور حاصل کریں تاکہ ہماری آخرت بھی بہتر ہو سکے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تکبر کیا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! تکبر کے بارے میں مزید سننے سے پہلے آیئے! تکبر کی تعریف (Defination) سنتے ہیں چُنانچہ

❁ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔[1] 4 امام راغب اِصفہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔[2] 4 حضرت علامہ عبد الغنی نابُلسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خود کو دوسروں سے افضل و اعلیٰ اور بہتر سمجھ کر خوش ہونا "تکبر" کہلاتا ہے۔[3]

تکبر کی اقسام

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تکبر کی تین (3) قسمیں ہیں:

(1) وہ تکبر جو اللہ پاک کے مقابلے میں ہو جیسے ابلیس (شیطان)، نمرود اور فرعون کا تکبر یا ایسے لوگوں کا تکبر جو خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں اور اللہ کریم کے بندوں سے نفرت کے طور پر منہ پھیرتے ہیں۔

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، حدیث: ۹۱، ص ۶۱

2 ... المفردات للرّاغب، صفحہ ۴۲۱

3 ... حدیقۃ ندیۃ، ۱/۵۴۳

(2)وہ تکبر جو اللہ پاک کے رسول کے مقابلے میں ہو، جس طرح کفارِ مکہ نے کیا اور کہا کہ ہم آپ جیسے بشر کی اطاعت نہیں کریں گے، ہماری ہدایت کے لئے اللہ پاک نے کوئی فرشتہ یا سردار کیوں نہیں بھیجا، آپ تو ایک یتیم شخص ہیں۔

(3)وہ تکبر جو عام انسانوں پر کیا جائے، جیسے انہیں حقارت سے دیکھے، حق کو نہ مانے اور خود کو بہتر اور بڑا جانے۔[1]

تکبر کی تینوں اقسام کا حکم

اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں تکبر کرنا کفر ہے جبکہ عام بندوں پر تکبر کرنا کفر نہیں لیکن اس کا گناہ بھی بہت بڑا ہے۔ اللہ کریم ہمیں تکبر کی آفت اور اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں تکبر کرنے والوں کا بُرا انجام بیان کیا گیا ہے، چنانچہ

پارہ 9 سورۃُ الاعراف کی آیت نمبر 146 میں ارشادِ باری ہے:

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ (پ۹، الاعراف:۱۴۶)	ترجمۂ کنز العرفان: اور میں اپنی آیتوں سے ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت مفسرِ قرآن حضرت امام بغوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اس کا معنٰی یہ ہے کہ جو لوگ میرے

1 . . . کیمیائے سعادت، رکن سوم: مہلکات، اصل نہم، پیدا کردن درجات کبر، ۷۰۷، ۷۰۸

بندوں پر غرور کرتے اور میرے ولیوں سے لڑتے ہیں، میں انہیں اپنی آیتیں قبول کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے پھیر دوں گا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں۔ یہ اُن کے عناد (دل میں چھپی دشمنی) کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔[1]

اِس آیت میں ناحق تکبر کا ثمرہ اور تکبر کرنے والوں کا جو انجام بیان ہوا کہ ناحق تکبر کرنے والے اگر ساری نشانیاں دیکھ لیں تو بھی وہ ایمان نہیں لاتے اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں تو وہ اُسے اپنا رستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا راستہ بنا لیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا! غرور وہ آگ ہے جو دل کی تمام قابلیتوں کو جلا کر برباد کر دیتی ہے خصوصاً جبکہ اللہ پاک کے مقبولوں کے مقابلے میں تکبر ہو۔ اللہ کی پناہ۔[2]

پارہ 14 سورۃ النحل کی آیت نمبر 23 میں ارشادِ باری ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۱۴، النحل:۲۳)	ترجمۂ کنز العرفان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

اسی طرح پارہ 23 سورۂ صٓ کی آیت نمبر 76 میں ارشاد ہوتا ہے:

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ (پ۲۳، سورہ ص:۷۶)	ترجمۂ کنزالعرفان: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت امام نسفی لکھتے ہیں: اللہ کریم نے فرشتوں سے فرمایا: میں مٹی سے حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کو پیدا کروں گا، پھر جب میں اس کی پیدائش مکمل کردوں اور اس میں اپنی خاص رُوح پھونک کر اسے زندگی عطا کردوں تو تم اس کے لیے

1 . . . تفسیر بغوی، الاعراف، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۴۶، ۱۶۷/۲

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ ۱۴۶، ۴۳۲/۳

سجدے میں چلے جانا، جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی پیدائش کے مراحل مکمل ہوئے تو اللہ کریم کے حکم سے تمام فرشتوں نے اکٹھے ہوکر سجدہ کیا لیکن ابلیس (شیطان) نے سجدہ نہ کیا، اس نے تکبر کیا اور وہ اللہ پاک کے علم میں کفر کرنے والوں میں سے ہی تھا۔ اللہ کریم نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے اس آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تُو (پہلے ہی) اس قوم میں سے تھا جن کا شیوہ (طریقہ) ہی تکبر ہے۔ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ان سے بہتر ہوکر انہیں سجدہ کروں۔ اللہ پاک نے فرمایا: تو جنت سے نکل جا کہ بیشک تو اپنی سرکشی، نافرمانی اور تکبر کے باعث دُھتکارا ہوا ہے، بیشک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے، قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ہیں۔ پھر اللہ پاک نے اس کی صورت بدل دی، وہ پہلے خوبصورت تھا، بُری اور کالی شکل والا کردیا گیا اور اس کی نورانیت بھی چھین لی گئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم میں تکبر کی مذمت بیان کی گئی اور تکبر کا انجام بیان ہوا ہے اسی طرح کئی احادیثِ مبارکہ میں بھی اس کی مذمت اور وعیدیں بیان ہوئیں ہیں۔

1 . . . تفسیر مدارک، پ۲۳، ص، تحت الآیۃ: ۷۱-۷۸، ص۱۰۲۷

آیئے! 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ پاک کے بدترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ بد اخلاق اور متکبر ہے۔[1]

❖ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں دوزخ کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَال" یعنی دوزخیوں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا۔[2]

❖ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا اور لوگ ان کو روندیں گے کیوں کہ اللہ کریم کے ہاں ان کی کوئی قدر نہیں ہوگی۔[3]

❖ ارشاد فرمایا: بیشک جہنم میں ایک وادی ہے جسے ھبھب کہتے ہیں، اللہ پاک کا فیصلہ ہے کہ وہ اس میں تمام تکبر کرنے والوں کو ٹھہرائے گا۔ اے بلال! تم اس میں ٹھہرنے والوں میں سے نہ ہونا۔[4]

❖ ارشاد فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا (یعنی تھوڑا سا) بھی تکبر ہوگا وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔[5]

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

1 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث حذیفۃ بن الیمان، ۹/۱۲۰، حدیث: ۲۳۵۱۷

2 ۔۔۔ ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب، ۴/۲۲۱، حدیث: ۲۵۰۰

3 ۔۔۔ موسوعۃ ابن ابی دنیا، التواضع والخمول، ۳/۵۷۸، حدیث: ۲۲۴

4 ۔۔۔ مسند ابویعلی، حدیث ابی موسی الاشعری، ۶/۲۰۷، حدیث: ۷۲۱۳

5 ۔۔۔ مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، حدیث: ۱۴۷، ص ۶۰

جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ تکبر اور ہر بُری خصلت کا عذاب بھگتنے کے بعد یا اللہ کریم کے عفو و کرم سے پاک و صاف ہو کر جنت میں داخل ہو گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پاش پاش کر دوں گا

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے تکبر کرنا کسی بھی انسان کو زیب نہیں دیتا بلکہ تکبر کرنے والے انسان کی مثال ایسی ہے کہ کوئی نوکر بغیر اجازت اپنے سیٹھ کا لباس پہن لے، اس کی ذاتی چیزوں کو اپنی چیزیں سمجھ کر استعمال کرنا شروع کر دے، اسی کی طرح حکم نامے جاری کرنے لگے تو ایسا نوکر اپنے سیٹھ کی طرف سے سخت سزا پائے گا، بالکل اِسی طرح ”صفتِ کِبْر“ میں شرکت کی مذموم کوشش کرنے والا انسان اللہ پاک کی جانب سے سزا کا حق دار ہو گا، چُنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے، لہٰذا جو میری چادر کے مُعاملے میں مجھ سے جھگڑے گا میں اُسے پاش پاش کر دوں گا۔(2)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”کِبْر“ سے مراد ذاتی بڑائی ہے اور عظمت سے مراد صفاتی بڑائی۔ چادر اور تہبند فرمانا ہم کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جیسے ایک چادر، ایک تہ بند دو آدمی نہیں پہن سکتے یوں ہی عظمت و کبریائی سوائے میرے

1 . . . مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ۸/۸۲۹، ۸۲۸

2 . . . مستدرک، کتاب الایمان، باب اہل الجنۃ المغلوبون . . . الخ، حدیث: ۲۱۰، ۱/۲۳۵

دوسرے کے لئے نہیں ہوسکتی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہر باطنی مرض کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، اسی طرح تکبر کی بھی کچھ علامات ہیں، تو آیئے! سب سے پہلے ہم تکبر کی کچھ علامات کے بارے میں جانتے ہیں پھر سنجیدگی سے اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آیئے! تکبر کی علامات کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

تکبر کی علامات

(1) اِس بات کو پسند کرنا کہ لوگ مجھے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہوجائیں تاکہ دوسروں پر میری شان وشوکت کا اظہار ہو۔ لہٰذا اس علامت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ ہم غور کریں کہ کہیں ہم بھی ایسے تو نہیں؟ ہاں! اگر کوئی اسلامی بھائی لوگوں کے کھڑے ہونے کو اِس لئے پسند کرتا ہے کہ کم عِلم اسلامی بھائیوں کو اُس کی حیثیت کا عِلم ہوجائے اور وہ دِین کے معاملے میں اُس کی نصیحت کو قبول کریں تکبر کا نام ونشان بھی دل میں نہ ہو تو یہ تکبر نہیں۔ [2]

(2) اس چیز کی خواہش کرنا کہ اسلامی بھائی میری تعظیم کی خاطر میرے سامنے باادب کھڑے رہیں تاکہ دیگر اسلامی بھائیوں میں میرا مقام ومرتبہ ظاہر ہو۔ اس معاملے میں بھی ہمیں غور کرنا چاہیے کہ کہیں ہمارے اندر تو یہ عادت نہیں پائی جاتی۔

(3) کہیں آتے جاتے وقت یہ خواہش رکھنا کہ میرا کوئی شاگرد، عقیدت رکھنے والا یا کوئی

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۶۵۹

2 ... تکبر، ص ۷۲ بتغیر

دوست برابر یا پیچھے پیچھے چلے تاکہ دوسرے لوگ مجھے قابلِ احترام سمجھیں۔ حضرت ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب تک کسی کے پیچھے چلنے والے لوگ ہوں اللہ پاک سے اس کی دُوری میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔[1] ہاں! کبھی کسی کی عادت میں یہ شامل ہوتا ہے کہ چلنے میں اُس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور ہو، اس لئے کہ اکیلے جانے میں اُسے گھبراہٹ ہوتی ہے یا اکیلے جانے میں دشمن کا خوف ہے کہ وہ تکلیف ونقصان پہنچائے گا تو ایسی صورت میں کسی کو ساتھ لے لینا تکبر میں داخِل نہیں۔

(4) کسی سے ملاقات کے لئے خود چل کر جانے میں ذلّت سمجھنا، اِس بات کو پسند کرنا کہ دوسرا خود چل کر مجھ سے ملنے آئے۔ اگر کوئی اپنی دینی یا دنیاوی مصروفیات کے سبب لوگوں سے ملاقات کرنے نہیں جاتا یا اِس لئے نہیں ملتا کہ غیبت وغیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے یا سامنے والے پر اُس کی ملاقات ناگوار گزرے گی تو ایسا کرنا تکبر نہیں اور اِن وجوہات کے سبب ملاقات نہ کرنا قابلِ مذّمت بھی نہیں ہے۔

(5) بظاہر کسی کم تر کا برابر آکر بیٹھ جانا اِس لئے ناگوار گزرنا کہ میں اِس سے افضل ہوں، یہ بھی تکبر میں داخل ہے۔

(6) مریض، معذور اور غریب لوگوں کو حقیر جانتے ہوئے ان کے پاس بیٹھنے سے بچنا بھی تکبر کی ایک علامت ہے۔ لہٰذا ہم غور کریں کہ کہیں ہم میں بھی یہ کیفیت تو نہیں پائی جاتی۔

(7) تکبر کی علامت یہ بھی ہے کہ کسی کو کم تر جانتے ہوئے سلام میں پہل نہ کرنا بلکہ دوسروں

1 … احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان اخلاق المتواضعین، ۳/۴۳۴

سے توقع رکھنا کہ وہ مجھے سلام کریں۔

(8) تکبر کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے ماتحت یا کسی اور اِسلامی بھائی کو کم ترجان کر اُس سے ہاتھ ملانے کو ناپسند کرنا، اگر ہاتھ مِلانا ہی پڑ جائے تو طبیعت پر ناگوار گزرنا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے تکبر کی علامات سنیں، انہیں ذہن میں بٹھالیجئے، اگر ان علامات میں سے کوئی علامت اپنی ذات میں محسوس ہو تو فوراً سنبھل جایئے اور تکبر کی آفتوں سے خود کو بچا کر عاجزی اختیار کیجئے۔ آیئے! عاجزی کی تعریف اور اس کا حکم سنتے ہیں، چنانچہ

عاجزی و انکساری کی تعریف

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**نجات دلانے والے اَعمال کی معلومات**" کے صفحہ نمبر 10 پر ہے: لوگوں کی طبیعتوں اور ان کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے ان کے لیے نرمی کا پہلو اختیار کرنا اور اپنے آپ کو حقیر و کمتر اور چھوٹا خیال کرنا عاجزی و انکساری کہلاتا ہے۔[1]

یاد رہے! عاجزی کرنے والے لوگ اللہ پاک کو پسند ہیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! عاجزی اپناؤ کہ اللہ پاک عاجزی کرنے والوں سے محبت اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔[2]

1 . . . فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۵۹۹، تحت الحدیث: ۹۲۵ ماخوذا

2 . . . کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۲/۵۰، الجزء الثالث، حدیث: ۵۷۳۱

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِس تکبر کا کیا حاصل؟

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ربِّ کریم عاجزی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے جبکہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ ذرا سوچئے! اِس تکبر کا کیا فائدہ! صرف لذّتِ نفس، وہ بھی چند لمحوں کے لئے! جبکہ اِس کے نتیجے میں اللہ کریم اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی، مسلمانوں کی دل آزاری، میدانِ محشر میں ذلت ورُسوائی، ربِّ کریم کی رحمت و انعاماتِ جنت سے محرومی اور دوزخ کا حق دار بننے جیسے بڑے بڑے نقصانات ہیں۔ تکبر اس قدر خطرناک مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی برائیوں کو بھی لاتا ہے جبکہ کئی اچھائیوں اور خوبیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے، چُنانچہ

تکبر کے نقصانات

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر کرنے والا انسان جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسرے مسلمان کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا انسان عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقویٰ وپرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزت بچانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزت کی وجہ سے غصہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے الغرض تکبر میں مبتلا انسان اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر برائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ (1)

1 ... احیاء العلوم، ۳/۴۲۳ ملخصًا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! تکبر کرنے والا انسان تکبر میں مبتلا ہوکر بہت ساری آفات و خرابیوں کا شکار ہوجاتا ہے۔ لٰہذا ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کی سخت ضرورت ہے۔ توجس طرح جسمانی بیماری کے علاج کیلئے ہم مختلف تدابیر اختیار کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تکبر جیسی باطنی و روحانی بیماری کے علاج کی فکر کرتے ہوئے اس کیلئے بھی عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔

آیئے! تکبر سے نجات پانے کیلئے چند طریقوں کے متعلق سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے، چنانچہ

تکبر سے نجات پانے کے چند طریقے

❁ تکبر سے نجات پانے کے لئے اس طرح غور و فکر یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لیجئے کہ میدانِ محشر میں مجھے اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبر کی وجہ سے میرا ربِّ کریم مجھ سے ناراض ہوگیا اور مجھے دوزخ میں ڈال دیا گیا تو دوزخ کا خوفناک عذاب کیسے برداشت کرپاؤں گا؟ اس طرح اپنا محاسبہ کرنے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ تکبر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

❁ تکبر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے **دُعا** کا سہارا لیجئے کہ **دُعا مومن کا ہتھیار** ہے۔[1] لٰہذا دُعا کیجئے کہ اے میرے پروردگار! میں نیک بننا چاہتا ہوں، تکبر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتا ہوں، مگر نفس و شیطان آڑے آجاتے ہیں، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک اور عاجِزی کرنے والا بنادے۔ ❁ تکبر سے بچنے کیلئے اپنے

1 . . . مستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء سلاح المومن، حدیث ۲، ۱۸۵۵/۱۶۲ ملتقطاً

عیوب پر نظر رکھنا بہت مفید ہے اور اپنی عادات کو تقویٰ و پرہیز گاری سے زینت دینا عُیوب کی پہچان کے لئے بہت مددگار ہے۔ ❁ تکبر کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ جب تکبر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو ہم اُس کے نقصانات و عذابات پر خوب غور کریں تا کہ اس ہلاکت خیز عمل یعنی تکبر سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ❁ تکبر سے نجات کیلئے ہر اسلامی بھائی سے سلام کیجئے بلکہ سلام میں پہل کیجئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بچوں سے بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔[1] ❁ تکبر سے نجات پانے کیلئے اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنا سامان خود اُٹھائیے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: جس (مسلمان) نے اپنا سامان خود اُٹھالیا وہ تکبر سے آزاد ہو گیا۔[2] ❁ اسی طرح صدقہ و خیرات کرتے رہنا بھی تکبر سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مسلمان کا صَدَقہ عمر میں اضافے کا سبب ہے، بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ کریم اس کی وجہ سے تکبر و محتاجی اور فخر کو دُور فرما دیتا ہے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! تکبر عاجزی کی ضد ہے۔ تکبر نہایت بُری جبکہ عاجزی نہایت اچھی صفت ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر دم یہی کوشش کرنی چاہیے کہ عاجزی کی عادت کو اپنائیں کہ اس میں ربِّ کریم کی رِضا چھپی ہے اور یہی دُنیوی و اخروی کامیابی کا راز ہے۔ اللہ پاک ہمیں غرور و تکبر سے بچنے اور ہر دم عاجزی و انکساری اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

1 ... بخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، ۴/۱۷۰، حدیث: ۶۲۴۷ ماخوذا

2 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۶/۲۹۲، حدیث: ۸۲۰۱

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

نیک عمل نمبر 55 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوت اسلامی ہمیں ایسا دینی ماحول فراہم کرتی ہے جس میں ہمیں نیک نمازی بننے، گناہوں سے بچنے تکبر سے بچنے اور عاجزی و انکساری اختیار کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا درس دیا جاتا ہے اور اس مقصد کو پانے کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سفر اور نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ نیک اعمال رسالے پر عمل پیرا ہو کر بہت سے لوگ اپنی اصلاح کا سامان کر چکے ہیں ہمیں بھی چاہیے کہ پابندی کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کریں اور ہر مہینے اپنے ذمہ دار کو جمع کروائیں۔

نیک اعمال رسالے میں ایک نیک عمل نمبر 55 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے عمامہ شریف باندھا؟ پیارے اسلامی بھائیو! عمامہ شریف ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری سنت ہے اس نیک عمل پر عمل کرنے سے ہمیں سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا نیز اس کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے دینی فائدے حاصل ہونگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحبَّت کی اس نے مجھ سے مُحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

1…تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343

لباس کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے **لباس کے چند مدنی پھول** سُنتے ہیں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ہے: ☆ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مرآۃ ج۱ ص ۲۶۸)

اعلان

لباس پہننے کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

یاددھانی

دو فرامین مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِی لَآ إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ وَأَتُوبُ إِلَیْہِ" پڑھے اس کے

1 …کنز العمال، 80/14، حدیث: 38293

گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[2]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے

1 … مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث:3019، نماز کے احکام، ص422

2 … افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

4...القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 22 اکتوبر 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

لباس پہننے کے بقیہ آداب

☆جو باوجودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ پاک اُس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸) ☆لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص ۳۶) ☆(لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلًا جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً ۴۳) ☆ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَ الۡخَبَائِثِ

ترجمہ: اے اللہ! میں ناپاک جن اور جنّیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مدنی پنج سورہ، ص ۲۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اورآئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

1 ۔۔۔ جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

یومیہ 56نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں ؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں ؟(3)ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی ؟(4)رات میں سورۃُالملک پڑھ یا سُن لی ؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُالکُرسی، تسبیح فاطمہ ،سُورۃُالاِخلاص پڑھی ؟(6)کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے ؟(7) شَجرے کے اَوراد پڑھے ؟(8)313بار دُرُود شریف پڑھے ؟(9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟(12)12منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟(13)اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)غُصّے کا عِلاج کیا؟(15)اپنا جائزہ لیا؟(16)اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18)مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان)میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے ؟(20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے ؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے ؟(23) گھر درس ہوا ؟(24) مسجد درس دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) ایک مُشت داڑھی ہے ؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی ؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30)مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟(32)ظہر کی سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں ؟(33)تَہَجُّد یاصلوٰۃُاللّیل پڑھی ؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں ؟(35)عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں ؟(36)12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی ؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی ؟(38) جھوٹ ،غیبت اور چُغلی سے بچے ؟(39)کچھ نہ کچھ وقت ”دعوتِ اسلامی کا چینل“ دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی ؟(41)وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے ؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی ؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی ؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی ؟(47)ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیر و مُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49) اِسراف سے بچے ؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی ؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے ؟(53)فُضول باتوں سے بچے ؟(54) مذاق مسخری،طنز،دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے ؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57)اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھا یا سُنا؟(59)ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60)ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61)مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)علاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد